خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل
27-فروری 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 47 | منگل 7 شوال - 1416ھ، 27 تبلیغ 1375ہش، 27 - فروری 1996ء

ہر ایک نیکی کے حاصل کرنے کی کوشش کرو

بد صحبت سے پرہیز کرو اور آنکھوں کو بد نگاہوں سے بچاؤ اور کانوں کو غیبت سننے سے محفوظ رکھو اور کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو۔ اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو۔ اور چاہئے کہ فساد انگیز لوگوں اور شریر اور بدمعاشوں اور بدچلنوں کا ہرگز تمہاری مجلس میں گذر نہ ہو' ہر ایک بدی سے بچو اور ہر ایک نیکی کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اعمال صالحہ اور عبادت میں ذوق شوق اپنی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان گھبرائے نہیں اور خدا تعالیٰ سے اس کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتا رہے۔ اور ان دعاؤں میں تھک نہ جاوے۔ جب انسان اس طرح پر مستقل مزاج ہو کر لگا رہتا ہے تو آخر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وہ بات پیدا کر دیتا ہے جس کے لئے اس کے دل میں تڑپ اور بے قراری ہوتی ہے۔ یعنی عبادت کے لئے ایک ذوق و شوق اور حلاوت پیدا ہونے لگتی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مجاہدہ اور سعی نہ کرے۔ اور وہ یہ سمجھے کہ پھونک مار کر کوئی کر دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قاعدہ اور سنت نہیں۔ اس طریق پر جو شخص اللہ تعالیٰ کو آزماتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے ہنسی کرتا ہے اور مارا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 478)

خدا تعالیٰ سے پیار کا تعلق بڑھانے کیلئے مالی قربانی پیش کیا کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

خدا سے زیادہ شکر گزار اور کوئی نہیں ہے۔ اسی لئے اس کا نام شکور رکھا گیا ہے۔ حالانکہ اگر آپ گہرائی سے دیکھیں تو شکر کے مضمون کا خدا پر اطلاق ہو ہی نہیں سکتا۔ اور ظاہری نظر سے ہم اس معاملہ پر غور نہیں کرتے۔ شکر تو اس کا ادا کیا جاتا ہے جس نے کوئی احسان کیا ہو۔ خدا پر تو کوئی احسان ہو نہیں سکتا۔ جو کچھ ہے اس نے عطا کیا ہے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں ؎

سب کچھ تری عطا ہے
گھر سے تو کچھ نہ لائے

پھر وہ "شکور" کیوں ہے؟ "شکور" ایک محسن کے طور پر ہے۔ اس کا شکر بھی احسان کی ایک بہت ہی اعلیٰ درجہ کی قسم ہے اس شکر کی کوئی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ اپنے بندے پر احسان فرماتا ہے کہ اسے اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق بخشے اور پاک جذبوں سے خرچ کرنے کی توفیق بخشے۔ پھر شکر کے ساتھ اسے قبول فرماتا ہے۔ اور اس کی ضروریات کا کفیل بننا اس کی ذمہ داری ہو جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے "شکور" ہونے کا یہ جو مضمون ہے یہ اتنا لطیف ہے کہ اس پر آپ جتنا غور کریں اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی محبت آپ کے دل میں اچھلتی چلی جائے گی۔ پس چندے دیں تو اس ادا سے دیں کہ ہر چندہ آپ کے طرز فکر کو خدا کی محبت کی سمت رواں کر دے۔ آپ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات کے مضمون پر مزید غور کیا کریں اور آپ کی مالی قربانی آپ کو وہ کچھ عطا کر جائے جسے دنیا کی ساری دولتیں بھی خرید نہ سکتی ہوں۔ ایک شخص چند کوڑی خدا کے حضور پیش کر دیتا ہے ایک ہے جو چند لاکھ پیش کر دیتا ہے۔ لیکن خدا نہ تو چند کوڑی میں خریدا جا سکتا ہے نہ چند لاکھ میں خریدا جا سکتا ہے تمام دنیا کی دولتیں خود اسی نے عطا کر رکھی ہیں۔ ساری دنیا کی دولتیں بھی اس کے حضور پیش کر دیں تو خدا خریدا نہیں جا سکتا۔ (-) خدا تو ایک ائی سے کم رزق کے ایک دانے پر بھی بکنے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ اگر وہ محبت اور خلوص کے ساتھ اس کے حضور پیش کیا جائے۔ تو اپنی عظیم پُر رفعت قربانیوں کو اس طرح ضائع نہ کریں۔ جب خدا کے نام پر آپ سے مانگا جائے تو خدا کو حاضر ناظر جان کر اپنے حالات پر غور کر کے

باقی صفحہ 7 پر

انسان کو نیک بختی اور تقویٰ کی طرف توجہ کرنی چاہئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد وکیل مال (ثانی) ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ:۔
خاکسار کے منجھلے بیٹے ناصر الدین کے نکاح بہمراہ روبینہ حبیب بنت مکرم چوہدری حبیب اللہ خاں صاحب گورایہ دار العلوم غربی ربوہ بعوض ستر ہزار روپے حق مہر کا اعلان بیت المبارک ربوہ میں بعد مغرب 96-2-23 کو مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے فرمایا احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم نور احمد شبیر صاحب ایم ایس سی ولد مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی دار الصدر جنوبی ربوہ کا نکاح پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر ہمراہ عزیزہ امتہ اللطیف صاحبہ بنت مکرم سید محمد احسن شاہ صاحب دار العلوم جنوبی ربوہ سے مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بعد مغرب مورخہ 96-2-23 کو بیت المبارک ربوہ میں پڑھا مکرم نور احمد شبیر محترم حبیب اللہ صاحب (وفات یافتہ) آف حبیب کلاتھ ہاؤس گول بازار ربوہ کے پوتے اور مکرم ظہور احمد مربی سلسلہ کے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

ولادت

○ مکرم اسد محمود صاحب ناصر آباد ربوہ اور شوکت محمودہ صاحبہ کو خدا تعالیٰ نے تیسری بیٹی عارفہ اسد سے نوازا ہے۔ بچی مکرم مسعود احمد خان صاحب آف شیخوپورہ کی نواسی اور مکرم محمد رفیق طارق صاحب آف لندن کی پوتی ہے احباب سے بچی کی درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم ابرار احمد صاحب آف نیشنل الیکٹرونکس ہال روڈ کے والد محترم مکرم شیخ محمد شریف صاحب آف اوکاڑہ کو گرنے کی وجہ سے چوٹ آئی ہے۔ احباب کرام سے جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

27- تبلیغ 1375 ہش   27 - فروری 1996ء

اللہ تعالیٰ کا ذکر

ایسے لوگ تو دنیا میں موجود ہیں جو خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان نہیں رکھتے جنہیں دہریہ کہا جاتا ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دنیا از خود وجود میں آگئی ہے اور اسے اگر ختم ہونا ہوا تو از خود ختم ہو جائے گی اور ان کی یہی ورلی زندگی ان کا اختتام ہو گا۔ اس کے بعد نہ کوئی دوسری زندگی ہے نہ انہیں وہاں جا کر اپنا حساب کتاب دینا ہے۔

اس لئے وہ جو کچھ کرتے ہیں اسی دنیا کو مد نظر رکھ کر کرتے ہیں۔ اگر ان سے کوئی اچھائی سرزد ہوتی ہے تو وہ اسے اپنے اعلیٰ کردار کا ثبوت سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اچھائی خود ہی اچھائی کا بدلہ ہے اس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ وہ خوش ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے یہ خوشی خود کمائی ہے۔ وہ غمگین ہوں تو انہیں کسی اعلیٰ ذات کا سہارا لینے کی توفیق نہیں ملتی۔ اور ان کی غمگینی ان کو گھمبیر طریق پر غمگین کر دیتی ہے۔ لیکن جو لوگ خدا تعالیٰ کے وجود میں ایمان لاتے ہیں وہ سوچ سمجھ کر اپنی ہر بات کو خدا تعالیٰ کے احکام کے تابع رکھنا چاہتے ہیں اور ایسا کرنے سے انہیں ایک خاص قسم کا دلی سرور ملتا ہے۔ وہ خدا کا نام لیتے ہیں تو ان کے دل میں خدا کے لئے محبت کے سوتے پھوٹتے ہیں۔ وہ خوشی بھی اسی کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اپنی غمگینی کی کیفیت بھی اسی کے سامنے رکھتے ہیں۔ اور اس سے مدد چاہتے ہیں۔ اسی کے ذکر میں انہیں لطف آتا ہے اور جب ہم کہتے ہیں کہ اسی کے ذکر میں انہیں لطف آتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہر لحہ اپنی زبان پر اس کا نام لاتے رہتے ہیں۔ دل میں تو ہر لحہ اس کا نام اور اس کے کام موجود رہتے ہیں لیکن زبان پر یہ ممکن نہیں کہ ہر لحہ اس کا نام بھی آئے اس کے ذکر کا اصل مطلب یہ ہے کہ انہیں ہر وقت اس کا خیال رہتا ہے وہ جو کچھ بھی کہتے ہیں۔ اور جو کچھ بھی کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت ہوتا ہے یا کم از کم ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اس کی منشاء کے ماتحت ہو۔ بعض اوقات غلطی بھی کر سکتے ہیں۔ اور یہ غلطی ان کی کم فہمی اور غلط سوجھ بوجھ کی بنا پر ہوتی ہے لیکن چاہتے وہ یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اپنی زندگی کا ہر لحہ گزاریں۔ ہر بات اس کے منشاء کے مطابق ہو ہر کام اس کے منشاء کے مطابق ہو۔ یہ ذکر الٰہی ہر وقت جاری رہتا ہے اور رہنا چاہئے۔ اور یہی وہ ذکر الٰہی ہے جس سے وہ حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کے بندے بن جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ بھی ان کا ہو جاتا ہے۔ اور جس کا خدا تعالیٰ ہو جائے اسے اور کیا چاہئے۔ اس کی خوشیاں تو خوشیاں ہیں ہی۔ اس کے غم و ہم بھی اس کے لئے خوشی ہی کا باعث بن جاتے ہیں کیونکہ اس نے وہ غم و ہم خدا تعالیٰ کے لئے برداشت کئے ہوتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ کے لئے کیا جائے وہ انسان کے لئے عین راحت ہے اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"خدا کا بننا اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہر ایک گھنٹہ اور رات میں انسان ذکر الٰہی میں رہے۔ ذکر الٰہی سے مراد یہ نہیں کہ تسبیح پکڑ لے بلکہ ذکر سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک کام شروع کرتے وقت اس کو اس بات کا دھیان ہو کہ آیا یہ کام خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تو نہیں۔ جب اس طرح انسان کامل بن جاتا ہے۔ تو خدا اس کا بن جاتا ہے۔ اور حسب۔ (وہ صاحب ایمان کا دوست ہے) اس کو ہر موقعہ پر غموم وہموم سے بچاتا ہے۔"

ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر لحہ ذکر الٰہی کریں اور ذکر الٰہی کے سلسلے میں یہ بات سمجھ لیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم ہر کام شروع کرتے وقت اس بات کا دھیان رکھیں کہ وہ کام خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہ ہو۔ ہم ہر بات کو خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق بنانے کی کوشش کریں تو کہا جائے گا کہ ہم ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہیں۔ اور جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ جو شخص ایسا کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کا دوست بن جاتا ہے اور ہر معاملہ میں اس کا ساتھ دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

جو بھی لگتا ہے وہ لگنے سے سوا لگتا ہے
اب تو پانی میں بھی اشکوں کا مزا لگتا ہے

زندگی کا جو سبق دیتے رہے ہو دن رات
منزلِ زیست پہ وہ درسِ فنا لگتا ہے

لوٹ آئی ہے میری سمت توجہ ان کی
میرا چپ رہنا تو اعجاز نما لگتا ہے

ہاتھ دشمن کے نظر آتے ہیں مجھ کو لیکن
دوستوں کا ہی یہ اندازِ جفا لگتا ہے

ان کی ہر ایک شکایت میرے سر آنکھوں پر
میری ہر بات بھی تو ان کو گلا لگتا ہے

ان کا یہ لطف و کرم ہے، کہ مری سعیٔ عمل
میرا ہر جرم، محبت کا صلا لگتا ہے

مجھ کو منظور ہے رودادِ عمل کی تحریر
یہ فرشتوں کا نہیں میرا لکھا لگتا ہے

تو نسیم آپ جو اچھا ہے تو سب اچھے ہیں
تیرا ہر دوست تجھے سب سے بھلا لگتا ہے

نسیم سیفی

یوں جائزہ لو سونے سے پہلے
کیا کچھ کیا ہے کیا رہ گیا ہے
بیتا ہے کس طرح بیتا ہوا دن
گزرا ہوا وقت کیا کہہ گیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجیب الرحمان بنگالی

الفضل 16- نومبر 1955ء

محترم صوفی مطیع الرحمان صاحب

اچانک مجھے یہ خبر پہنچی- کہ میرے مشفق مہربان چچا صوفی مطیع الرحمان صاحب انتقال فرما گئے- دل کو ایک دھکا لگا- آپ کی زندگی کے مختلف واقعات میری آنکھوں کے سامنے آگئے- جن سے ظاہر ہوتا تھا- کہ آپ کو خدمت دین کا کس قدر شوق تھا- اور آپ کس قدر محنتی اور انتھک کام کرنے والے تھے- میں چند ایک امور درج ذیل کرتا ہوں-

بچپن کی جھلک- انگریزی میں مثل مشہور ہے کہ

Morning Shows the day

یعنی کسی دن کی صبح ہی سے پورے دن کی کیفیت کا اندازہ ہو سکتا ہے- اسی طرح انسان کے بچپن سے ہی اس کی آئندہ زندگی کی جھلک دیکھی جاسکتی ہے- چچا جان کے ایام طفولیت ہی سے اندازہ ہوتا تھا- کہ یہ بچہ اہم دینی کام کرنے والا ہے- آپ کو بچپن ہی سے ایسا ماحول ملا تھا- جس نے آپ میں مذہبی ذوق پیدا کر دیا تھا- یہی وجہ ہے کہ آپ نے نہایت کم سنی میں احمدیت کا مطالعہ کر کے اس کو قبول کیا- ہمارے داداجان اپنے علاقہ میں ہردلعزیز مذہبی واعظ تھے- آپ دینی احکام کے اچھے عالم تھے- اور نہایت خوش الحان بھی- آپ کی قرأت سننے کے لئے دور دور سے لوگ آپ کی اقتداء میں عبادت پڑھنے آیا کرتے تھے اسی ماحول کی وجہ سے چچا جان بھی کلام الٰہی نہایت خوش الحانی سے پڑھتے تھے-

آپ بچپن میں بھی نہایت محنتی تھے- اپنے زمانہ طالب علمی میں رات کو اتنا پڑھا کرتے تھے- کہ ہماری دادی کو متعدد بار اٹھ کر بتی زبردستی بجھا دینا پڑتی تھی- آپ اپنے ہم عمر بچوں میں بھی ہردلعزیز تھے- ایک مرتبہ جب میں رخصت پر بنگال گیا- تو مجھے ایک ہندو گوپال نامی سے ملنے کا اتفاق ہوا- جو بچپن میں آپ کا ہم جماعت رہ چکا ہے اسے میں نے آپ کی تعریف میں رطب اللسان پایا-

قبول احمدیت ہمارا آبائی گاؤں (کامائیٹ) مشرقی بنگال میں ٹپارہ ضلع کی برہمن بڑیہ سب ڈویژن میں واقع ہے- برہمن بڑیہ شہر ہمارے گاؤں سے تقریباً تین چار میل کے فاصلہ پر ہے چچا جان اور ہمارے والد صاحب گاؤں سے شہر پڑھنے جایا کرتے تھے- راستے میں سڑک کے کنارے ایک عیسائی مشن ہاؤس ہے یہ مشن ہاؤس اب بھی ہے ایک دفعہ میں والد صاحب کے ساتھ اس راستہ سے گزرا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تمہارے چچا صوفی صاحب کو بچپن ہی سے انگریزی بولنے کا بہت شوق تھا- چنانچہ وہ اکثر اُس مشن ہاؤس میں جا کر انگریزی میں تبادلہ خیالات کیا کرتے تھے-

چچا جان قریباً پندرہ سال کے تھے جب آپ نے احمدیت قبول کرلی- ہمارے داداجان اپنے علاقہ کے مشہور آدمی تھے- جب ہمارے والد صاحب اور چچا جان احمدی ہو گئے- تو لوگوں نے بہت شور مچایا- والد صاحب اور چچا جان جب گھر ہوتے تو اخلاقی مسائل پر دادا جان سے دبی دبی زبان میں بحث ہوا کرتی- لیکن اپنے والد صاحب کے رعب کی وجہ سے کسی بات پر زیادہ زور نہیں دے سکتے تھے- لیکن یہ صورت زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتی تھی- چنانچہ چچا جان گھر سے نکال دیئے گئے- اور آپ قادیان چلے آئے- آپ جب قادیان آئے- تو انٹرمیڈیٹ پاس کر چکے تھے- حضرت صاحب کے ارشاد پر آپ نے اسلامیہ کالج لاہور میں تعلیم حاصل کرنی شروع کی- آپ اس زمانہ میں دیگر احمدی طلباء کے ہمراہ احمدیہ ہوسٹل میں رہا کرتے تھے- اس زمانے میں ایک دفعہ آپ کہیں باہر سے ہوسٹل میں آئے- اور ملازم سے لسی لانے کو کہا جب وہ لسی لایا تو آپ کو کچھ پھیکی سی معلوم ہوئی- آپ نے اس سے کہا اور چینی ڈال لاؤ- اتفاق سے اسی الماری میں کسی نے چوہے مارنے کے لئے سنکھیا رکھا ہوا تھا- ملازم نے وہی پڑیا بن دیکھے لسی میں انڈیل دی- لسی کا پینا تھا کہ آپ کی حالت غیر ہو گئی- لیکن مشیت ایزدی نے آپ سے اہم دینی خدمت لینی تھی- چنانچہ ڈاکٹر جلد ہی میسر آ گئے- اور آپ گویا موت کے منہ سے واپس آ گئے- چچا جان کو احمدیت سے والہانہ عشق تھا- احمدیت ہی کی خاطر آپ نے گھر اور والد کو چھوڑ دیا- بعد میں جب ہمارے دادا بھی احمدی ہو گئے تو انہوں نے قادیان آنے کی خواہش ظاہر کی- اس سے چچا جان کو اس قدر خوشی ہوئی کہ انہوں نے اپنی چند ضروری اور پسندیدہ اشیاء بیچ کر دادا جان کو روپیہ بھیجا- تاکہ وہ بغیر کسی تاخیر کے قادیان آجائیں-

بی اے پاس کر لینے کے بعد آپ گھٹیالیاں میں ہیڈ ماسٹر مقرر ہو گئے- یہاں بھی آپ نے انتھک محنت اور خلوص سے کام کیا- بنگالی ہونے کی وجہ سے شروع شروع میں آپ کو یہ ماحول کچھ اجنبی سا معلوم ہوا- مگر آپ لوگوں میں جلد ہی گھل مل گئے- بعض اوقات آپ اس زمانے کے واقعات نہایت مزے لے لے کر بیان فرمایا کرتے تھے- پڑھنے کا آپ کو شروع ہی سے شوق تھا یہاں آکر آپ نے ایم اے کی تیاری کی- اور کامیاب ہو گئے جس دن آپ کا ایم اے کا نتیجہ نکلا- اسی روز آپ کا نام امریکہ کے لئے تجویز ہوا- آپ فرمایا کرتے تھے- کہ اگر خدمت دین کرنا چاہتے ہو- تو تعلیم میں توجہ دو- کیونکہ بہتر تعلیمیافتہ لوگ ہی بہتر خادم دین بن سکتے ہیں-

قیام امریکہ آپ 1928ء میں امریکہ مربی بن کر تشریف لے گئے- اور 1948ء تک یہ فریضہ سرانجام دیتے رہے- درمیان میں ایک مرتبہ سال بھر کے لئے آپ قادیان تشریف لائے وہاں کا مشن ابھی ابتدائی حالت میں تھا- آپ نے مشن کو مستحکم بنیادوں پر کھڑا کرنے کی کوشش کی- ہماری چچی کہا کرتی ہیں کہ آپ اپنے کام میں اس قدر مستغرق رہتے تھے کہ آپ کو خود اپنے آپ کا ہوش نہیں رہتا تھا میں نے خود محسوس کیا ہے- کہ چچا جان کی طبیعت کچھ اس قسم کی تھی کہ جب کوئی کام آپ کے سپرد ہوتا- تو جب تک آپ اس کام کو ختم نہ کر لیتے- آپ کو چین نہیں آتا تھا آپ کو کتب بینی اور مطالعہ کا ہمیشہ شوق رہا ہے- بیشتر وقت شکاگو لائبریری میں صرف کیا کرتے تھے-

Life Of Mohammed

اور

Tomb of ....

جیسی معرکتہ الارا کتب تصنیف فرمائیں- آنحضرت ﷺ کی سوانح حیات آپ نے خاص طور پر مغربی ممالک کے لوگوں کے خیالات اور ذوق کو مد نظر رکھ کے لکھی ہے- آپ کے زمانہ میں امریکہ میں کئی نئی جماعتیں قائم ہوئیں- اور سینکڑوں لوگ مشرف بہ دین حق ہوئے- امریکہ کے احمدی احباب اور جماعتوں سے آپ کو بے حد محبت تھی- اکثر اوقات وہاں کے احمدی احباب کے خلوص اور محبت کو یاد کرتے تھے- امریکہ سے جب کسی دوست کا خط آتا- تو آپ بہت خوش ہوتے امریکہ کے احمدی دوستوں سے آپ کو بالکل ایسی محبت تھی- جیسی ایک باغبان کو اپنے خود کاشتہ باغ سے ہو سکتی ہے-

آخری چند سال ہمیں آپ کی جوانی کے ایام دیکھنے کا موقع نہیں ملا- 1948ء میں جب آپ امریکہ سے واپس آئے تو آپ کی عمر ڈھلنی شروع ہو چکی تھی- اور صحت بھی بہت کمزور تھی- اس کے باوجود آپ کے جوش اور ولولہ میں کمی نہیں آئی تھی- آپ کی ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے- کہ آپ کی اولاد اور خاندان کے بچوں کو کلام الٰہی کا علم عام ہو- امریکہ سے واپسی کے بعد جب آپ پہلی مرتبہ چنیوٹ میں ہمارے ہاں آئے- تو سب سے پہلے مجھ سے کلام الٰہی سننے کی خواہش کی- اس سے قبل راولپنڈی میں میرے تایا زاد بھائی یمین الیامن سے قرأت سن کر بہت خوش ہوئے تھے- کہ ہمارے دادا قاری نعیم الدین صاحب کا یہ مقدس ورثہ ابھی محفوظ ہے-

آپ ایک لمبا عرصہ بیمار رہے- خدمت دین کا آپ کو اس قدر شوق تھا- کہ یوں معلوم ہوتا کہ اگر یہ سعادت کبھی آپ سے چھن گئی- تو شاید آپ زندہ نہیں رہ سکیں گے- 1949ء میں آپ کی ٹانگ کاٹ دی گئی- تو آپ کئی ماہ متواتر ہسپتال میں رہے- ہسپتال سے واپسی کے بعد جب آپ کی طبیعت قدرے سنبھل گئی- تو آپ نے حضرت صاحب سے عرض کر دیا کہ مجھ سے کام لیا جائے- مجھے متعدد بار آپ کے خطوط لکھنے کا موقع ملا ہے- آپ جب بھی حضرت صاحب کی خدمت میں کوئی خط لکھواتے خواہ وہ کسی سلسلہ میں ہو- تو آپ کا اختتامیہ فقرہ ہمیشہ یہی ہوتا کہ "دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرتے دم تک مجھے خدمت دین کی توفیق دے" ربوہ میں جب آپ نے ریویو آف ریلیجنز کی ادارت کا کام شروع کیا- تو سامان بالکل کم تھا- لیکن رسالہ کی ادارت کو آپ اس قدر اہم سمجھتے- کہ آپ کہا کرتے تھے- صرف میرے دفتر کے لئے ایک مکمل لائبریری ہونی چاہئے- تب صحیح معنوں میں رسالہ چل سکتا ہے کتب بینی اور جرائد کے مطالعہ کا آپ کو اس قدر شوق تھا- کہ امریکہ کے تقریباً تمام نامور رسالے آپ منگواتے تھے- اور تمام دن بستر پر لیٹے انہیں پڑھتے رہا کرتے تھے- لاہور کا ذکر ہے- میں نے آپ سے کسی انگریزی لفظ کے معنے پوچھے- تو آپ نے فرمایا اگر یہی بات تم امریکہ میں کسی سے پوچھتے تو وہ کہتا

I am not your dictionary

اور فرمایا ڈکشنری دیکھنے کی عادت ڈالو- اس سے علم میں اضافہ ہوتا ہے- اس کے علاوہ کوئی شبہ نہیں رہتا آپ نے جب ریویو کا کام شروع کیا- تو آپ کی یہ خواہش رہتی تھی کہ رسالہ کو اعلیٰ معیار پر پہنچا دیں- جب تک ہر چیز کو خود دیکھ کر اطمینان نہ کر لیتے- چین نہیں آتا تھا- اپنی علالت کے باوجود رسالہ چھپوانے کے لئے اکثر خود لاہور تشریف لے جاتے آپ کہا کرتے تھے جس کام کی ذمہ داری تم پر ہے- اس کے بارے میں کسی پر بھروسہ مت کرو- لاہور میں ایک دفعہ آپ نے مجھے ایک خط پوسٹ کرنے کے لئے دیا- اور ساتھ ہی ایک واقعہ سنایا- کہ امریکہ میں ایک دفعہ میں ٹیکسی میں جا رہا تھا- کہ میں نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا- کہ سامنے والے لیٹر بکس میں میرا خط ڈال دو- تو اس نے کہا ایسے کام خود کرنے چاہئیں اور کہنے لگے اس کے بعد کبھی میں نے کسی کو خط ڈالنے کو نہیں کہا لیکن اب بیمار ہوں اس لئے تمہیں کہہ رہا ہوں' اور پھر کہا- کہ بات دراصل یہ ہے- کہ ایسے کام جب تک خود نہ کریں- دل پر بوجھ رہتا ہے- کہ نہ معلوم ہوا ہے یا نہیں ہوا- غرضیکہ آپ اپنی ہر ذمہ داری کو خود نبھانے کے عادی تھے- علالت نے آپ پر بہت بوجھ ڈالا ہوا تھا ورنہ طبیعت میں زندہ دلی تھی بہت لطیف اور پر لطف مذاق کرتے- اپنی بیماری کو اپنے کام میں حائل نہ ہونے دیتے- اپنی علالت کے باوجود جلسہ سالانہ کے ایام میں خود جلسہ گاہ میں جاتے- اور حضرت صاحب کی تقاریر

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

جب انسان گناہ پر اطلاع پالے اور ان سے بچے تو وہ زندگی مفید زندگی ہوتی ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

امریکہ میں سائنس کے فروغ کا ایک ادارہ ہے جسے آس کہتے ہیں اس ادارے نے اپنی سالانہ کانفرنس میں یہ انکشاف کیا ہے کہ عورتوں کی نسبت مرد زیادہ بھولتے ہیں۔ دماغ کے جائزے لئے جا رہے ہیں موازنے اور مقابلے کئے جا رہے ہیں اور نتائج اخذ کئے جا رہے ہیں۔ پینسلوانیہ کے ایک سائنس دان نے کہا ہے کہ 18 سال سے 89 سال کے تندرست و توانا اور مضبوط مردوں اور عورتوں پر تجربات کئے جا رہے ہیں اور اس سے دماغی ساخت اس کی تشکیل اور اس کی حرکات وغیرہ کے اندازے لگا کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ کون زیادہ بھولتا ہے۔ عورت یا مرد۔ اور جو کوئی بھی زیادہ بھولتا ہے وہ کیوں بھولتا ہے۔ نوجوانوں نے یہ کہا کہ بڑھاپے سے پہلے ہی انہیں بھول جانے کا حادثہ پیش آنے لگتا ہے۔ سائنس دان کہتے ہیں کہ 85 سال کے بعد انسان بھولتا ہے۔ لیکن یہ ساری باتیں ایسی ہیں۔ جن کو حتمی طور پر اور سب لوگوں کے لئے ایک جیسا نہیں کہا جا سکتا۔ بھولنے کی وجوہات الگ الگ ہیں۔ بھولنے کے لئے عمر کا بھی تعین کرنا ممکن نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بچپن میں ماں بچے سے سودا لانے کے لئے کہتی ہے اور وہ باہر جا کر کھیل میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اور واپس خالی ہاتھ آنے پر ماں پوچھتی ہے کہ سودا نہیں لائے تو جواب ملتا ہے کہ بھول گیا۔ اور وہ پھر سودا لانے کے لئے دوڑ پڑتا ہے۔ یہ بات صرف بچپن سے ہی تعلق نہیں رکھتی۔

ہمارے ایک دوست گھر سے سودا سلف لینے کے لئے نکلتے تھے۔ راستے میں کوئی دوست مل جاتا تھا۔ اس کے ساتھ چل دیتے اور اس کے گھر پہنچ کر چائے نوشی ہوتی۔ گپ شپ لگتی۔ حتیٰ کہ جس سودے کی دوپہر کے کھانے کے لئے ضرورت تھی وہ دوپہر تک گھر نہ پہنچتا۔ اور جب وہ واپس گھر سودا لے کر آتے اپنی بیوی سے کہتے۔ میں تو واقعی بھول ہی گیا تھا۔ وہاں بیٹھے میں نے اپنے دوست کی بیوی کو ہنڈیا چڑھاتے دیکھا تو مجھے خیال آیا کہ تم نے بھی ہنڈیا چڑھانے کے لئے سودا لانے کو کہا تھا۔ میں دوست کے گھر سے اٹھا اور سودا لے کر اب واپس آگیا ہوں۔

ایسا بھی سنا گیا ہے کہ بعض اوقات بہت پہلے کی باتیں یاد ہوتی ہیں اور قریب کی بھول جاتی ہیں۔ اور بعض لوگوں کی قریب کی باتیں تو یاد ہی رہتی ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے کی باتیں بھول جاتی ہیں۔ آل احمد سرور جو اردو ادب کا ایک بہت بڑا نام ہیں۔ ان سے بی۔ بی۔ سی۔ اردو سروس کی ایک کارکنہ نعیمہ احمد نے پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ میری عمر اب 84 سال ہو گئی ہے بلکہ 84 سے بھی اوپر ہے۔ میں تو یہ محسوس نہیں کرتا کہ کچھ بھولتا ہوں۔ جن باتوں سے میری دلچسپی ہے۔ جن باتوں سے میرا لگاؤ ہے۔ وہ مجھے یاد رہتی ہیں۔ مجھے بہت سے شعر یاد ہیں۔ بہت سے ادبی واقعات یاد ہیں۔ آپ کبھی کبھی بھول جائیں تو یہ کوئی بیماری نہیں ہے ایسا تو ہو سکتا ہے لیکن بہت شاذ ان کی بیوی زاہدہ سرور سے پوچھا تو وہ ہنس کر کہنے لگیں میں 80 سال کی ہو گئی ہوں لیکن میں تو نہیں کہہ سکتی کہ میری یادداشت میں فرق آیا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض اوقات ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں جاتی ہوں کہ کوئی چیز لے آؤں وہاں جاتے جاتے بھول جاتا ہے کہ لانا کیا ہے۔ لیکن جونہی میں دوسرے کمرے میں داخل ہوتی ہوں مجھے فوراً یاد آ جاتا ہے اور میں وہ چیز لے جاتی ہوں۔ اسے بھولنا تو نہ کہئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی چیز تو بھول بھی جاتی ہے لیکن کبھی کبھار کسی چیز کے بھول جانے کو تو یہ رنگ نہیں دیا جا سکتا۔ کہ انسان بھولنے لگا ہے۔ بھولتے ہوں گے لوگ۔ میں تو اس طرح نہیں بھولتی۔ اسی طرح بی۔ بی۔ سی۔ کے ایک کارکن عبید صدیقی سے پوچھا گیا تو کہنے لگے کہ بھولنے تو لگا ہوں اگرچہ اتنا بوڑھا بھی نہیں ہوں لیکن ایسی بھول نہیں ہے کہ بات یاد ہی نہ آئے۔ فوری طور پر بعض اوقات بات ذہن سے نکل جاتی ہے۔ عام طور پر نام بھول جاتا ہوں۔ کسی دوست سے ملاقات ہوتی ہے تو اس کا نام یاد نہیں آتا۔ بڑی شرمندگی ہوتی ہے۔ بلکہ کہنے لگے کہ ایک دو دفعہ تو براڈکاسٹنگ میں ایسا ہوا کہ شروع میں میں نے کہا کہ میں آپ کو پتہ بتاؤں گا۔ اور پروگرام ختم ہو گیا اور پتہ بتایا ہی نہیں۔ گویا کہ پتہ بتانا بھول گیا۔ لیکن ہوا یہ ایک دو دفعہ ہی ہے۔ یہ نہیں کہ ہر روز ایسا ہوتا ہو۔ "ہر روز" کہنا کچھ اور بات ہے۔ یا جو کچھ کہنا ہو وہ یاد ہی نہ رہے۔ ایسا نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی کبھی بھولتا ہوں یہ اس (ٹنشن Tension) کی وجہ سے ہے جو کام کے دوران ہو جاتی ہے۔ میں گزشتہ سات آٹھ سال سے ایک ہی قسم کا کام کر رہا ہوں۔ اور یہ کام کرتے ایسی ٹنشن (Tension) ہو جاتی ہے کہ اس کا دماغ پر اثر پڑتا ہے۔ پروگرام ہمارے LIVE جوں کا توں ہوتے ہیں اور لائیو پروگرام اور لکھے ہوئے پروگرام میں بڑا فرق ہے۔ لکھا ہوا پروگرام بڑی آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ لیکن لائیو پروگرام میں انسان کو سوچنا بھی پڑتا ہے اور یہ سوچ ٹنشن کا باعث بنتی ہے۔ لیکن اس بھول کو میں اس بھول میں شامل نہیں کرتا جسے مرض کہا جا سکتا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا لوگ کہتے ہیں کہ انسان بھولنے لگے تو ڈاکٹر کے پاس جائے۔ تو کیا آپ ڈاکٹر کے پاس گئے ہیں۔ تو عبید صدیقی کہنے لگے کہ میں کوئی اتنا زیادہ بھی نہیں بھولتا بہت کم بھولتا ہوں۔ بھولتا ضرور ہوں۔ لیکن ابھی مجھے اس بات کا احساس نہیں ہے کہ میں زیادہ بھولنے لگا ہوں اور مجھے ڈاکٹر کے پاس جانا چاہئے۔

ایک بہت بڑے بزرگ کے متعلق ہم نے سنا کہ وہ اپنی عبادت کے متعلق گھر میں بیوی بچوں سے بات کر رہے تھے تو کہنے لگے کہ میں بہت بھولنے لگا ہوں۔ تین کی بجائے چار اور چار کی بجائے پانچ پتہ ہی نہیں چلتا یہ نہیں کہ ہر دفعہ بھولتا ہوں لیکن بہت دفعہ بھولتا ہوں۔ ان کے ایک بچے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ابا جان آپ بھولیں یا نہ بھولیں ہر عبادت میں پاک ہے تو اللہ کہہ دیا کریں۔ یہ ایک بڑا پیارا سا لطیفہ ہے لیکن اس بات کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ انسان بھولنے لگتا ہے تو بعض اوقات بھولتا ہی چلا جاتا ہے۔ کئی دفعہ دیکھا گیا ہے۔ کہ مقرر شعر پڑھنے لگتا ہے تو الٹا سیدھا پڑھ جاتا ہے۔ پھر اسے ٹھیک کرتا ہے تو پھر کسی اور طرح الٹا سیدھا کر دیتا ہے اور پھر تیسری چوتھی دفعہ جا کر شعر درست کرتا ہے اور اصل بات یہ ہوتی ہے کہ اس موقعہ پر اسے وہ شعر یاد نہیں آ رہا ہوتا۔ اگرچہ عام حالات میں اس نے اس شعر کو کئی دفعہ دہرایا ہوتا ہے۔ لیکن جیسے کہ عبید صدیقی نے کہا جب لائیو پروگرام ہو تو انسان ٹنشن کی وجہ سے بعض باتیں بھول جاتا ہے۔

پنسلوانیہ کے جو سائنس دان عورتوں اور مردوں کی یادداشت پر تحقیق کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بڑھاپے کے ساتھ ساتھ دماغ کو خون ملنا کم ہو جاتا ہے۔ عورتوں میں گلوکوز کا ملنا بھی کم ہو جاتا ہے۔ اور جنسی تفریق کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن ابھی حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ یہ کہا گیا ہے کہ جب حتمی طور پر یہ معلوم کر لیا جائے گا کہ عورتوں اور مردوں کے بھولنے کی نسبت کیا ہے اور یہ کیوں بھولتے ہیں تو انسانی زندگی کی بہت سی دیگر باتوں پر تحقیق کرنا آسان ہو جائے گا۔

(نئی بات یہ ہے کہ ابھی تک کے تجربات سے پتہ چلا ہے کہ مرد عورت سے زیادہ بھولتا ہے۔ ایسا کیوں ہے اس کے متعلق تحقیقات جاری ہے۔ اور جیسا کہ شروع میں کہا گیا ہے۔ 18 سے 89 سال تک کے تندرست و توانا اور مضبوط مردوں اور عورتوں پر تجربات کئے جا رہے ہیں۔)

تعارف

طاہر سوونیئر

مجلس انصار اللہ ناروے کا طاہر سوونیئر 1995ء ایک نہایت دیدہ زیب اور اپنے علاقہ کے تاریخی واقعات سے بھرپور مجلّہ ہے۔ ایک حصے میں نارویجین زبان میں مضامین شائع کئے گئے ہیں اور دوسرے حصے میں اردو زبان میں۔ اور تصاویر سے اس طرح مزین کیا گیا ہے کہ ناروے کی تاریخ آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے انفرادی تصاویر بھی اور اجتماعی بھی۔ انعامات حاصل کرنے کی بھی اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے شرف ملاقات حاصل کرنے کی بھی۔ سب سے پہلے اردو حصہ میں انصار اللہ کا عہد شائع کیا گیا ہے اور اس کے بعد اس سووینیئر سے طباعت و اشاعت و تدوین سے تعلق رکھنے والوں کے اسمائے گرامی دئے گئے ہیں۔ سرپرست اعلیٰ سید احمد علی شاہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ ناروے۔ نائب سرپرست اعلیٰ چوہدری افتخار حسین اظہر صاحب نائب صدر اول مجلس انصار اللہ ناروے مدیر رائے عبد القدیر صاحب نائب صدر صف دوئم مجلس انصار اللہ ناروے پبلشر مبشر احمد صاحب قائد اشاعت مجلس انصار اللہ ناروے۔ اور اس سے آگے حمد باری تعالیٰ اور سوونیئر کی جھلکیاں اس طرح ہیں۔

اداریہ۔ تاریخ انصار اللہ ناروے۔ تاریخ انصار اللہ سویڈن۔ تاریخ انصار اللہ ڈنمارک۔ پہلا سکینڈے نیویا اجتماع۔ 1987ء ڈنمارک۔ دوسرا سکینڈے نیویا اجتماع ناروے۔ تیسرا سکینڈے نیویا اجتماع 1989ء ناروے۔ چوتھا سکینڈے نیویا اجتماع 1991ء سویڈن۔ پانچواں سکینڈے نیویا اجتماع 1993ء ڈنمارک۔ چھٹا سکینڈے نیویا اجتماع 1993ء ناروے۔ ساتواں سکینڈے نیویا اجتماع 1994ء سویڈن اس کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دین حق کی شان میں ایک نظم پیش کی گئی ہے۔ اور رائے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آصف محمود باسط

ایک مقدس رشتہ

ایک جملہ ہماری روزمرہ زندگی میں کثرت سے مستعمل ہے کہ "استاد روحانی باپ ہوتا ہے۔" کبھی غور کریں تو معلوم ہو گا کہ روزمرہ استعمال میں جو الفاظ جملے' محاورے اور اشعار وغیرہ بہت زیادہ عام ہو جاتے ہیں' ہم ان کو بغیر سوچے سمجھے Adapt کر لیتے ہیں اور بغیر ان کے معنی جانے' بڑے وثوق سے ان کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ جملہ بھی ایسے ہی جملوں میں سے ایک ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک عظیم حقیقت ہے۔ مگر افسوس اس بات کا ہے کہ ہم اسے بھی Adapt کر چکے ہیں اور اس کے معانی پر نظر نہیں کرتے۔

باپ اس وجود کو کہتے ہیں جو بچے کی پیدائش میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے اس حقیقت سے کسے انکار ہو سکتا ہے کہ کائنات کی ہر دوسری چیز کی طرح انسان کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہے۔ مگر اس نے ہر واقعہ کے لئے کچھ وسیلے بنا رکھے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہترین رزاق اللہ ہی کی ذات ہے" مگر اس کے ثبوت میں وہ نہ درختوں پر پیسے اگاتا ہے نہ آسمانوں سے برساتا ہے بلکہ اپنے خاص فضل سے کوئی وسیلہ عطا کرتا ہے جو اس کے رازق ہونے کا ثبوت ہوتا ہے۔ یہی معاملہ انسانی پیدائش کا ہے کہ خالق تو اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر اس کو ظاہری رنگ دینے کے لئے اس نے مرد اور عورت یعنی ماں اور باپ کو وسیلہ بنایا ہے۔ عورت کا جسمانی نظام ایسا ہے کہ وہ مقررہ وقفوں سے Potential Mother بنتی ہے مگر محتاج ہوتی ہے مرد کے جسمانی تعلق اور اس کے جسمانی نظام کی مداخلت کی جو کسی بھی وقت اس کا احتیاج دور کر سکتا ہے یعنی کسی مقررہ وقت یا مدت کا پابند نہیں۔ اس سے بچے کی پیدائش میں مرد کا مرکزی کردار ثابت ہو گیا۔ مگر یہ کردار یہیں تک محدود نہیں۔ بچے کی پیدائش کے بعد بھی باپ کا کردار ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ ماں بچے کو بہت تکلیف سے جنم دیتی ہے' اس کی چھوٹی سے چھوٹی ضرورت کا خیال رکھتی ہے' اپنے آپ کو بھول کر اسی کا احساس رکھتی ہے۔ جبکہ باپ دونوں' یعنی ماں اور بچے' کی کفالت کا ذمہ دار ہے۔ ماں دن بھر بچے کو سینے سے چمٹائے رکھتی ہے اور باپ جو دن بھر گھر سے باہر رہتا ہے۔ اپنے ذہن کے ساتھ بچے کو چمٹا کر رکھتا ہے۔ بچہ ماں کی گود اور خاص نگہداشت سے اس وقت نکل آتا ہے جب وہ ہوش سنبھال لیتا ہے۔ مگر اس وقت تک اس کا کفیل رہتا ہے جب تک وہ اپنی کا ایک تہائی بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ وقت گزار کر خود کفیل نہیں ہو جاتا۔

اس ساری بحث سے یہ ہرگز مت خیال کیا جائے کہ خود مرد ہونے کے ناطے میں مرد کو عورت سے افضل سمجھتا ہوں۔ کلام الٰہی اور احادیث میں عورت کا جو مقام بیان ہو گیا' اس کے بعد تو ایسا سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ چونکہ فی الحال "روحانی باپ کے حوالے سے بات کرنا مقصود ہے' لہٰذا مجھے باپ کے کردار پر زیادہ روشنی ڈالنا پڑی۔ اب اصل بات کی طرف آتے ہیں۔ جسمانی باپ یا والد کے کردار کے دو پہلو ہم نے دیکھے۔

1۔ پیدائش کے حوالے سے (2) پرورش کے حوالہ سے۔

جسمانی زندگی تو حیوانوں کو بھی ملتی ہے مگر انسان کی فضیلت یہ ہے کہ اسے ایک روحانی زندگی بھی ودیعت ہوتی ہے۔ اسے اپنی روح اور اپنی عقل کا بھرپور شعور ہوتا ہے۔ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت تو بچہ استاد کے ہاتھوں میں جانے سے پہلے بھی رکھتا ہے مگر اس چیز کے شعور کی "پیدائش کا" کا ذمہ دار استاد ہوتا ہے۔ یہ شعور عموماً چودہ پندرہ برس کی عمر یعنی بلوغت کے ابتدائی مراحل تک پیدا ہو جاتا ہے تعلیمی لحاظ سے دیکھیں تو یہ عمر میٹرک کے مساوی بنے گی۔ اب کوئی یہ پوچھ سکتا ہے کہ اس کے بعد استاد کی کیا ضرورت ہے؟

یہاں دوسرا پہلو زیر غور لانا ضروری ہے' یعنی پرورش کے حوالہ سے۔ جب میٹرک کے بعد بھی لوگ چھ سات آٹھ سال یا بعض اس سے بھی زیادہ طالب علمانہ زندگی گزارتے ہیں تو وہ اس شعور کی پرورش کے مراحل ہوتے ہیں۔ اور یہ پرورش تو انسان کی موت تک جاری رہتی ہے کیونکہ اس کی تو کوئی حد نہیں۔ ضروری نہیں کہ یہ سلسلہ ساری عمر کی تعلیمی نظام میں ہی جاری رہے۔ آپ نے حضرت علیؓ کا قول مبارک ضرور سنا ہو گا کہ "جس شخص نے مجھے ایک لفظ بھی سکھایا میں نے اسے استاد کا درجہ دیا۔"

یہ سب دیکھ لینے کے بعد ایک اور امر کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

ہمارا نظام تعلیم اور عوامی سوچ کا المیہ!

ہمارے یہاں تعلیمی نظام اس قدر بدہیئت ہے کہ اس سے وہ اعلیٰ مقاصد حاصل کئے نہیں جا سکتے جو مغربی اور دیگر مستحکم اقوام کرتی ہیں۔ سکول کی سطح پر بات کریں تو ہمارے یہاں بچہ کم و بیش صرف پانچ گھنٹے سکول کے تعلیمی ماحول میں گزارتا ہے اور وہ بھی بادل نخواستہ جبکہ کسی بھی اچھے نظام تعلیم میں یہ وقت تقریباً دوگنا ہوتا ہے اور بچہ پھر بھی بہت خوش رہتا ہے۔ کیونکہ اس کے لئے سکول ایک پرکشش ماحول کا نام ہوتا ہے۔ اس کے اساتذہ اس سے ایک محبت کا تعلق رکھتے ہیں۔ استاد اور شاگرد میں ایک ذاتی سطح کا تعلق ہوتا ہے۔ شاگرد کے ذہن میں استاد کا تصور کسی جلاد کا نہیں بلکہ ایک اچھے اور مہربان دوست کا ہوتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے یہاں بھی ایسے اساتذہ موجود ہیں جو اپنے مقام اور اپنی ذمہ داریوں سے آشنا ہیں مگر افسوس اس بات پر ہے کہ ہمارا نظام تعلیم اور ہماری عوامی سوچ انہیں روایتی "ماسٹر" بننے پر مجبور کرتی ہے۔ کیونکہ ہمارے لوگوں کے خیال میں استاد اور شاگرد کے درمیان کلاس روم سے باہر کوئی رشتہ نہیں ہوتا۔ خدا جانے کیوں ہمارے ذہنوں میں یہ بات نہیں آتی کہ یہ بھی ایک رشتہ ہے اور رشتے ٹھیکے پر نہیں ہوا کرتے جو مقررہ وقت پر شروع ہو کر مقررہ وقت پر ختم ہو جاتے ہوں۔ میں نے اوپر ذکر کیا تھا کہ باپ بیٹے کی کفالت کا اس وقت تک ذمہ دار ہوتا ہے جب تک وہ اپنے پیروں پر نہ کھڑا ہو جائے مگر اس سے مراد یہ تو نہیں کہ اس کے بعد باپ اور بیٹے میں کوئی رشتہ نہیں رہتا۔ ایسا ہو جائے تو دنیا میں ہوس کے سوا کچھ باقی نہ رہے کہ جب تک کوئی مقصد حل ہو رہا ہے ٹھیک ہے' بعد میں پھر اجنبی۔

میرے ذاتی خیال میں' قومی سطح پر ہمارے جو بھی مسائل ہیں' معاشی' معاشرتی' عوامی' تعلیمی' سب کی جڑ تعلیمی نظام کی خرابی ہے۔ جب تک ہمارے بچوں کے ذہن میں تعلیم سے محبت نہیں ہے' وہ کبھی تعلیم سے محبت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ استاد سے محبت کرنا سکھائی جائے۔ کیونکہ استاد علامت ہوتا ہے تعلیم کی۔ جب تک استاد کے لئے دل کی گہرائی سے محبت نہیں نکلے گی' تعلیم سے محبت ناممکن ہے اور تعلیم سے محبت نہیں ہے تو بھول جائیے کہ ہمارا معاشرہ کبھی بھی صحت مند ہو سکے گا۔ اس کام کی سب سے پہلی ذمہ داری والدین پر ہے کیونکہ بچے کا پہلا استاد اس کے گھر کا ماحول ہوتا ہے۔ پھر اساتذہ کو بھی چاہئے کہ اپنے مقام کو پہچانیں۔ کچھ اپنی سطح سے نیچے آ کر اور کچھ بچے کو اس کی سطح سے اوپر لا کر قریب ہوں اور ایک خاص فاصلے کو برقرار رکھتے ہوئے اس سے ایک ذاتی سطح کا تعلق پیدا کریں۔ اس کے ذہنی رجحان کو سمجھیں۔ اس کو زبانی نہیں بلکہ عملاً اپنی محبت کا احساس دلائیں۔ یہاں تک کہ وہ آپ کو اپنا دوست سمجھے۔

ایسا ہو جائے تو ہم ایک اچھا تعلیمی نظام ترتیب دے سکتے ہیں اور نظام تعلیم اچھا ہو جائے تو اپنے قومی مسائل کے حل کی طرف قدم بڑھا سکتے ہیں۔

صلائے عام ہے یارانِ نقطہ داں کیلئے

یاد رفتگان .... لطافت جہاں

محترمہ رشیدہ صاحبہ

مورخہ 26۔ نومبر 1995ء میری زندگی میں کبھی نہ بھولنے والا دن تھا جو محترمہ بھابھی رشیدہ صاحبہ اہلیہ ناصر بلوچ ظفر صاحب کو ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا کر گیا۔ عمر تو کچھ اتنی زیادہ نہیں تھی اچانک دل کا بند ہو جانا اور وفات ہو جانا ہمارے لئے بہت ہی صدمے کا باعث ہے کسی طرح بھی یقین نہیں آتا لیکن خدا کے حکم کے آگے سر جھکانا ہی پڑتا ہے صبر کا دامن تھامتے ہوئے خدا کے حضور سجدہ شکر بجا لاتے ہیں جس نے محترمہ بھابھی رشیدہ کی ہر خواہش اتنی قریب ہو کر سنی اور پوری کی کہ بے انتہا رشک آتا ہے وہ اکثر محترم بھائی جان ناصر کو کہتیں کہ خدا مجھے آپ کے ہاتھوں میں لے جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا اپنی نواسی انیلا کو حلوہ بنا کر کھلایا اور سارا دن مہمان نوازی میں مصروف رہیں اور انیلا کو کچھ نصیحتیں کیں غالباً مغرب سے پہلے چند منٹوں کے لئے بھائی جان ناصر باہر گئے اور انہیں لمحے وہ واپس آئے تو بھابھی جان ہمیشہ کے لئے اپنے مولا حقیقی کے پاس پہنچ چکی تھیں موت کی گھڑی بھی ان پر اتنی آسان تھی کہ کسی کو بھی خبر نہ ہو سکی آخری وقت تک باتیں کرتی رہیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

خدا کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے بھائی جان کو اتنی ہمت اور طاقت عطا کی کہ باوجود غم سے نڈھال ہیں آنے والے مہمانوں کو اور اپنے عزیز و اقارب کو تسلیاں دے رہے ہیں کہ خدا کرے ہر ایک کا انجام بخیر ہو جیسا رشیدہ کا ہوا ہے آپ کے دو بیٹے عزیزم مبشر اور عزیزم طارق بھی جرمنی سے دوسرے دن ربوہ پہنچ گئے آپ کی ساری اولاد خدا کے فضل سے اطاعت گزار اور فرمانبردار ہے آپ کی دو بہوئیں ہیں ان کو اپنی بیٹیوں سے بڑھ کر پیار کرتیں وفات سے دو دن قبل مجھے ملی تو کہنے لگیں کہ لطافت میرا طارق بیٹا 6 سال بعد جرمنی سے آ رہا ہے۔ یہ تو مجھے معلوم ہی نہ تھا کہ میری ان سے آخری ملاقات ہے شام 7 بجے کے قریب میری کزن طاہرہ مسعود ہمارے گھر آئی تو میں نے پوچھا طاہرہ اس وقت تو کہنے لگی کہ بھابھی رشیدہ فوت ہو گئیں ہیں خاکسارہ ایک دم حیران پریشان ہو گئی مجھے یقین نہیں آیا۔

غیر از جماعت عورتیں اکثر ان کے پاس آتیں اور ان کو کھانا کھلائے بغیر واپس نہ جانے دیتیں۔ ہر ایک کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتیں ہر کوئی یہ سمجھتا کہ بھابھی رشیدہ میری ہے اور میرے ساتھ ہی پیار کرتی ہے۔ اپنے خاندان میں بھابھی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارت کا متوقع ایٹمی دھماکہ

امریکہ کی سی آئی اے کے انٹلی جنس کے افسر نے بتایا کہ بھارت جلد ہی ایٹمی دھماکہ کرنے والا ہے اور بھارت کے ایسا کرنے کے بعد پاکستان بھی جلد ایٹمی دھماکہ کردے گا۔ پاکستان کی وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے گزشتہ دنوں واضح کردیا تھا کہ اگر بھارت نے ایٹمی دھماکہ کیا تو پاکستان خاموش نہیں رہے گا۔ امریکی انٹیلی جنس کے افسر اعلیٰ نے بتایا کہ دنیا بھر میں ایٹمی معاملات پر جو کچھ ہو رہا ہے امریکہ ان سب باتوں سے اچھی طرح باخبر ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پاکستان نے چین سے ایٹمی آلات منگوائے ہیں۔ انہوں نے جنوبی ایشیا کو ایٹمی معاملات میں سب سے زیادہ خطرناک علاقہ قرار دیا ہے۔

دوسری طرف جینیوا میں 38 ملکوں کی ایک کانفرنس جاری ہے جس میں ایٹمی دھماکوں پر بین الاقوامی پابندی لگانے کے لئے ایک معاہدے کا مسودہ تیار کیا جا رہا ہے جس پر تمام ممالک کے دستخط کرائے جائیں گے۔ اس کانفرنس میں دنیا کی پانچ ایٹمی طاقتیں امریکہ روس برطانیہ فرانس اور چین شرکت کر رہے ہیں۔ تاہم چین نے اس معاہدے کی مخالفت کرنے کا اعلان کیا ہے۔

ایران کے وزیر خارجہ مسٹر علی اکبر ولائتی نے کہا ہے کہ دنیا بھر میں ایٹمی دھماکوں پر پابندی کے معاہدہ پر جلد از جلد دستخط ہو جانے چاہئیں تاہم انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ دنیا بھر کے ایٹمی ہتھیاروں کو تباہ کر دیا جائے اور اس مقصد کے لئے بھی اس معاہدے میں دفعات شامل کی جائیں اور دنیا کی ایٹمی طاقتیں ان ہتھیاروں کو تلف کرنے کا اعلان کریں۔

ایران وہ واحد ملک ہے جس نے ایٹمی ہتھیاروں کو تباہ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ خیال ہے کہ جون تک اس معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔

OOO

سعودی شاہ کی صحت یابی

سعودی عرب کے شاہ فہد نے گزشتہ دنوں اپنی صحت بحال ہو جانے پر دوبارہ مملکت کے امور چلانے کا کام شروع کر دیا ہے۔ چند ماہ قبل وہ شدید بیمار ہو گئے تھے جس کے بعد ان کے کام کرنے کی صلاحیتیں متاثر ہو گئی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے ملک کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ کو ہدایت کی تھی وہ ملک کا نظم ونسق سنبھال لیں۔ چنانچہ شہزادہ عبداللہ نے ملک کا انتظام سنبھال لیا اور عالمی ذرائع ابلاغ نے ان کو ملک کا قائم مقام سربراہ قرار دے کر ان کے مستقبل میں شاہ بننے کی قیاس آرائیاں شروع کر دی تھیں۔ شہزادہ عبداللہ کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ وہ امریکہ کے اتنے حامی نہیں ہیں جتنے شاہ فہد یا ان کے پیشرو تھے۔ بعض مبصرین شہزادہ عبداللہ کو شاہ فیصل سے بھی تشبیہ دیتے تھے جنہوں نے مغربی ملکوں کے خلاف سخت پالیسی اپنائی تھی۔

OOO

سعودی منحرف کا مطالبہ

سعودی عرب کے منحرف سیاستدان محمد مساری نے برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کو برطانیہ سے جلاوطن کرکے جزائر کیریبین نہ بھیجا جائے۔ کیونکہ ان جزائر میں ان کی جان کو خطرہ رہے گا اور خدشہ ہے کہ سعودی حکام ان کو قتل کرنے کے لئے مسلح افراد ان جزائر میں بھجوا دیں۔ برطانیہ کی حکومت نے مسٹر محمد مساری کو سعودی عرب کے دباؤ پر جلاوطن کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ برطانیہ چونکہ سعودی عرب کو بھاری مقدار میں اسلحہ فروخت کرتا ہے' جو برطانیہ کی معیشت کے لئے بہت اہم ہے۔ اس لئے برطانیہ سعودی عرب کی مخالفت برداشت نہیں کر سکتا۔

مسٹر محمد مساری کئی سال سے برطانیہ میں مقیم رہ کر سعودی عرب کی حکومت کے خلاف مہم چلاتے رہے ہیں۔

OOO

بنگلہ دیش۔ سیاسی بحران

بنگلہ دیش کی وزیراعظم نے الیکشن جیت کر دو تہائی سے زیادہ اکثریت تو حاصل کر لی ہے مگر وہ اپوزیشن سے کوئی سمجھوتہ نہیں کر پائیں۔ اپوزیشن نے 15۔ فروری کو ہونے والے انتخابات کا بائیکاٹ کیا تھا اور اس کے نتیجے میں حکمران پارٹی کو بغیر کسی مقابلے کے دو تہائی سے زائد سیٹیں حاصل ہو گئی تھیں۔

بنگلہ دیش کی اپوزیشن پارٹیوں عوامی لیگ' جاتیو پارٹی اور جماعت اسلامی وغیرہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ 3 دن کی سول نافرمانی شروع کریں گی۔ اس دوران کوئی حکومت ادارہ' سکول یا تجارتی ادارہ کام نہیں کرے گا۔ اور ہر طرف ہڑتال کے علاوہ حکومت کی مخالفت میں سول نافرمانی بھی کی جائے گی۔ جس کا مطلب ہے کہ حکومت کو ٹیکس نہ دیئے جائیں' بلوں کی ادائیگی نہ کی جائے اور حکومت کے ہر قدم کا بائیکاٹ کیا جائے۔

حکومت نے سرکاری ملازمین کو متنبہ کیا ہے کہ اگر وہ دفاتر سے غیر حاضر رہے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

OOO

ایرانی ہلاک شدگان کو امریکی معاوضہ

امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس ایرانی طیارے کے ہلاک شدگان کے لواحقین کو معاوضہ ادا کرے گا جو عراق ایران جنگ کے دوران امریکی وارشپس کی کارروائی کا نشانہ بن گیا تھا۔ اس معاملے پر طویل قانونی جنگ لڑی گئی تھی۔ اور معاملہ عالمی عدالت انصاف تک لے جایا گیا تھا۔ امریکہ نے بتایا ہے کہ ہلاک شدگان جن کی تعداد اڑھائی سو سے زائد ہے ان میں سے ایسے لوگوں کے لواحقین کو جو کماتے تھے 3 لاکھ امریکہ ڈالر اور دیگر افراد کو ڈیڑھ لاکھ ڈالر معاوضہ دیا جائے گا۔ تاہم امریکہ نے واضح کیا ہے کہ یہ معاوضہ ان افراد کی فیملیز کو براہ راست ادا کیا جائے گا اور ایرانی حکومت کو کوئی رقم نہیں دی جائے گی۔

OOO

سرائیوو کے نواحی علاقوں سے سربوں کا انخلاء

بوسنیا کے دارالحکومت سرائیوو سے ہزاروں سرب باشندے جمعہ سے پہلے نکل گئے۔ جمعہ سے ڈیٹن معاہدے کے مطابق سرائیوو کے نواحی علاقوں کا کنٹرول بوسنیا کی حکومت کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ بوسنیا کے حکام کے علاوہ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر رچرڈ ہالبروک نے بھی سرب باشندوں سے اپیل کی تھی کہ وہ اپنے گھر بار چھوڑ نہ جائیں کیونکہ بوسنیا کی حکومت ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی مگر سرب باشندوں نے ان میں سے کسی کی بات پر کان نہیں دھرا اور ہزاروں افراد ویگنوں بسوں ٹرکوں اور دیگر ذرائع سے اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل گئے ہیں۔ ان کو خدشہ ہے کہ بوسنیا کی حکومت کے ماتحت ان کی زندگیاں محفوظ نہیں رہیں گی۔

درحقیقت بوسنیا کے عوام پر سربوں نے جو مظالم توڑے ہیں اس کے بعد ان کو اس بات کا یقین نہیں ہے کہ ان کے مظالم کو معاف کر دیا جائے گا۔ اور ان کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔

OOO

لیڈی ڈیانا کا دورہ پاکستان

برطانیہ کی پرنس آف ویلز شہزادی ڈیانا نے پاکستان کا تین روزہ دورہ کیا۔ کرکٹ کے سابق کپتان عمران خان کی دعوت پر وہ عمران کے کینسر ہسپتال کی چندہ مہم میں شرکت کرنے کے لئے پاکستان آئی تھیں۔ عمران خان نے کہا ہے کہ ان کے دورے کے کوئی سیاسی مضمرات نہیں تھے۔ شہزادی ڈیانا نے کینسر ہسپتال کا دورہ کیا اور کینسر کے مریضوں کی عیادت کی۔ انہوں نے کینسر ہسپتال کے لئے ایک ثقافتی پروگرام میں بھی شرکت کی۔ جس کے شرکاء میں سے ہر ایک نے دس ہزار روپے بطور چندہ کینسر ہسپتال کو ادا کیا۔ اس سے کینسر ہسپتال کو لاکھوں روپے کی آمدنی ہوئی ہے۔

لیڈی ڈیانا کے دورے کو سرکاری ذرائع ابلاغ نے نظرانداز کیا اور برطانوی ہائی کمشنر نے بھی ان تقریبات میں شرکت نہیں کی۔ جبکہ ایسی تقریبات میں ان کی موجودگی ضروری ہوا کرتی ہے۔ ایسی تقریبات میں وزیراعظم بے نظیر بھٹو سمیت کسی سرکاری شخصیت کو مدعو نہیں کیا گیا۔

OOO

روس کا صدارتی انتخاب

روس کا صدارتی انتخاب جو براہ راست ہوتا ہے اس سال میں ہونے والا ہے۔ روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس انتخاب میں حصہ لیں گے۔ ماضی میں صدر یلسن دل کی بیماری کی وجہ سے کئی ہفتے ہسپتال میں رہے اور خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ شاید اب صدارتی انتخاب میں حصہ نہ لے سکیں گے۔ لیکن انہوں نے ان تمام خبروں کو غلط ثابت کر دیا ہے۔

مسٹر بورس یلسن نے اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے جو اصلاحات کی تھیں اس کے جو نتائج ظاہر ہوئے ہیں اس کا صحیح اندازہ نہیں لگایا گیا جس کی وجہ سے عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان اصلاحات پر عمل جاری رہے گا تاہم عوام کی بہبود کو نظرانداز نہیں کیا جائے گا۔ اور عوام کو تمام ممکنہ سہولتیں فراہم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ماضی قریب میں چیچنیا کے بحران نے اور دیگر معاشی صورت حال نے مسٹر بورس یلسن کی مقبولیت کو سخت متاثر کیا تھا۔ اور سابق کمیونسٹ پھر سے مقبولیت حاصل کرنے لگے ہیں۔ جس کی وجہ سے روسی عوام میں خاصی تبدیلی دیکھنے میں آ رہی ہے۔

مسٹر یلسن مغربی حکمرانوں کی پسندیدہ شخصیت رہے ہیں اور اب بھی ان پر مغربی ممالک کو اعتماد ہے۔ چنانچہ جرمنی کے چانسلر ہلمٹ کوہل نے اپنے حالیہ دورے میں صدر بورس یلسن کے انتخاب لڑنے کے فیصلہ کی بھرپور تائید کی ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

سنتے تھے۔ اور ریویو کا کام بھی نہایت جانفشانی سے کرتے رہے دعاؤں کے آپ بہت عادی تھے۔ رمضان میں بالخصوص اور عام دنوں میں بالعموم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی و دیگر بزرگان سلسلہ کی خدمت میں التزام سے دعا کے لئے خطوط لکھتے رہتے۔

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض آپ کی پوری زندگی خدمت دین میں صرف ہوئی۔ انہوں نے اپنی زندگی کا مقصد پالیا اور دوسروں کے لئے مشعل راہ ہو کر اس عالم فانی سے گزر گئے۔ ہمارے دل مغموم ہیں کہ ہمارے چچا ہمارے درمیان سے اٹھ گئے۔ لیکن خدا کی مرضی کے سامنے ہمیں سر جھکانا ہی پڑتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کے غموں میں اور دکھوں میں ان کا والی وحامی ناصر ہو۔

بقیہ صفحہ 4

عبدالقدیر نائب صدر صف دوئم نے پیش لفظ تحریر فرمایا ہے۔ اداریہ بھی رائے عبدالقدیر صاحب کا تحریر کردہ ہے۔ حضرت امام جماعت الرابع۔ نیشنل امیر جماعت احمدیہ ناروے۔ اڈیشنل امیر جماعت احمدیہ ناروے۔ صدر انصار اللہ ناروے۔ کے پیغامات درج کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد ایک مضمون تاریخ انصار اللہ کے عنوان سے ہے اور پھر تاریخ انصار اللہ ناروے جو خاصا تفصیلی مضمون ہے۔ جس میں مجلس عاملہ اور نظامتوں وغیرہ جس میں مجلس عاملہ اور نظامتوں وغیرہ کا ذکر ہے۔ اجتماعات کی تفصیلات کے سلسلے میں ایک مختصر سا مضمون ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے مختلف اجتماعات انصار اللہ کو دئے گئے پیغامات درج کئے گئے ہیں۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی ایک نظم سلام بحضور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور اس کے بعد یورپین ممالک کے اجتماعات کی تفاصیل درج ہیں۔ جس میں سکنڈے نیویا کے تمام ممالک کا ذکر ہے۔ تاریخ انصار اللہ ڈنمارک۔ پھر سکینڈے نیوین ممالک کے اجتماعات۔ یکے بعد دیگرے ان کی تفصیل دی گئی ہے۔ ایک پیغام محترم جبۃ النور صاحب کا بھی ہے۔

اس سووینیئر کو رنگین تصویروں سے بھی خوب خوب مزین کیا گیا ہے۔ مقامی زبان نارویجین کا جو حصہ ہے اس میں نیشنل امیر کا پیغام ہے اور پریذیڈنٹ انصار اللہ کا بھی۔ کسی اخبار کا ایک تراشہ بھی دیا ہوا ہے اور زیادہ تر تصویری زبان ہی میں بات کی گئی ہے۔ سووینیئر نہایت دیدہ زیب ہے اور ایک لمبے عرصے تک یاد رکھنے والی دستاویزات ہے۔ تحریریں بھی تاریخی اور تصاویر بھی تاریخی۔ اللہ تعالیٰ اس سووینیئر کے لئے جو بھی کام کسی نے کیا ہے اس کی جزا عطا فرمائے اور مجلس انصار اللہ ناروے کو ہمیشہ ایسے سووینیئر شائع کرنے کی توفیق دیتا رہے اور اس سووینیئر کی کم از کم ایک کاپی دنیا بھر کے احمدی مشنوں میں پہنچانے کا فریضہ بھی ادا کرنے کی توفیق دے۔ درحقیقت تحریری لفظ کا فائدہ ہی یہ ہے کہ اسے دور دور تک پہنچایا جا سکتا ہے اور اگر اسے دور دور تک پہنچانے کی بجائے محدود کر دیا جائے تو یقیناً اس کی افادیت کم ہو جاتی ہے۔ خدا کرے کہ احمدیہ جماعت ناروے۔ ایسے سووینیئر کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں طبع کر کے دنیا کے زیادہ سے زیادہ احمدی مشنوں بلکہ غیر از جماعت احباب تک بھی پہنچا سکے۔

بقیہ صفحہ 5

کے رشتے سے بہو کے رشتے میں دیورانی کے رشتے سے ساس کے رشتے سے بے مثال عورت تھیں بہت ہی اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں بچوں کے لئے پرشفقت ماں اور خاوند کی ایک آواز پر لبیک کہنے والی مہمان نواز بیوی تھیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بہت پابند تھیں آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو صبر جمیل عطا کرے اور بھائی جان کا حامی و ناصر ہو اللہ تعالیٰ محترمہ بھابھی جان پر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

بقیہ صفحہ 1

اس سے تعلق بڑھانے کے لئے، اس سے پیار کے رشتے قائم کرنے کے لئے پیش کیا کریں۔ پھر دیکھیں آپ کی تنگ دستیاں بھی دور ہونی شروع ہو جائیں گی اور آپ کے رزق میں غیر معمولی وسعت ملے گی۔ اور ایسی وسعت نہیں ملے گی جو آپ کے لئے ابتلاء لے کر آئے۔ ایسی وسعت ملے گی جو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بدلیاں آپ کے لئے اٹھا لائے گی اور آپ ہمیشہ خدا کی رحمت کے سائبان تلے رہیں گے۔ آپ پر خدا کی برکتیں برسا کریں گی۔ آپ کی مصیبتیں کم ہوتی چلی جائیں گی۔ آپ کی راحت کے سامان بڑھتے چلے جائیں گے اور کچھ عرصہ کے بعد آپ اپنے آپ کو ایک محفوظ انسان سمجھیں گے۔ جہاں بھی رہیں گے وہ آپ کے لئے دارالامان ہوگا۔

(از خطبہ 27- دسمبر 1991ء)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ وصیت نمبر 10680 زوجہ مکرم محمد سعید صاحب ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور نے 1948 میں وصیت کی تھی۔ موصیہ کے خاوند مکرم محمد سعید صاحب C-D-D ایمونیشن ڈپو۔ نوشہرہ چھاؤنی میں سب انسپکٹر تھے۔ وصیت کرنے کے بعد موصیہ کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہیں۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو مکمل ایڈریس کے ساتھ دفتر ہذا کو لکھیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سیٹھ محمد صادق صاحب (جو مکرم عبدالسلام انجم صاحب کارکن وکالت تبشیر کے والد ہیں) سر چکرانے کی تکلیف میں مبتلا رہتے ہیں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم منظور احمد ناصر انسپکٹر مال آمد کی والدہ محترمہ برکت بی بی صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب 96-2-15 کی شب آٹھ بجے بوجہ ہارٹ اٹیک بعمر 76 سال فضل عمر ہسپتال میں وفات گئی ہیں اگلے روز 96-2-16 ان کا جنازہ بعد جمعہ بیت الاقصیٰ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مبارک احمد تنویر صاحب انسپکٹر مال آمد نے دعا کروائی۔

موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی

"دعوت الی اللہ" خدام الاحمدیہ

○ اول عبدالقدوس صاحب سول لائن گوجرانوالہ

دوم محمد شکر اللہ صاحب ڈسکہ۔ سیالکوٹ

سوم مجد الدین صاحب ٹیکسلا راولپنڈی۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کیے۔

4- ریحان باسم صاحب لاہور
5- مظفر احمد ظفر صاحب اٹک
6- رضوان ہاشمی صاحب فیصل آباد
7- ناصر فاروق سندھو صاحب ربوہ
8- خورشید احمد طاہر کراچی
9- مختار احمد صاحب میرپور آزاد کشمیر
10- مدثر طاہر صاحب فیصل آباد
11- اکرم نوشاہی صاحب کراچی
12- اے جی نجم صاحب۔ کوٹلی
13- کلیم احمد صاحب لاہور
14- لطف المنان صاحب فیصل آباد
15- افضل فہیم صاحب ربوہ

کھیل اور کھلاڑی

جنوبی افریقہ کی پیش قدمی

انگلینڈ کے خلاف کامیابی کے بعد یہ کہا جا رہا ہے کہ جنوبی افریقہ کی ٹیم ورلڈ کپ کی فتح حاصل کرنے کے لئے شاندار انداز سے پیش قدمی کر رہی ہے۔ ابھی تک کے تمام میچوں میں جنوبی افریقہ کی ٹیم کی کارکردگی غیر معمولی رہی ہے۔

گزشتہ روز انگلینڈ کے خلاف راولپنڈی میں ہونے والے چھٹے ورلڈ کپ کے میچ میں "کرکٹ کی ماں" انگلینڈ کی ٹیم کو جنوبی افریقہ نے 78 رنز سے ہرا کر جو ذلت آمیز شکست دی ہے اس کے بعد سے جنوبی افریقہ کی ٹیم کے بارے میں بہت حوصلہ افزا باتیں کی جا رہی ہیں۔ پاکستان کے سابق کپتان عمران خان نے تو پیشگوئی کر دی ہے کہ جنوبی افریقہ فائنل کھیلے گا۔ ان کی اس رائے سے تو شاید کسی کو اختلاف نہ ہو لیکن ان کا یہ کہنا ہے کہ فائنل میں دوسری ٹیم بھارت کی ہو گی۔ ابھی تک بھارت نے صرف ویسٹ انڈیز کو شکست دی ہے۔ جو بے شک ایک اہم فتح ہے لیکن آسٹریلیا اور پاکستان کی ٹیموں کو سردست بھارت سے کم تر قرار دینا کسی بھی طرح ممکن نہیں ہے۔

آج 27 فروری کو بمبئی میں بھارت کا آسٹریلیا سے جو میچ ہو رہا ہے اس سے ہوا کا رخ متعین کرنے میں مدد ملے گی۔ آسٹریلیا کی ٹیم کو کینیا نے اگرچہ چند منٹوں کے لئے پریشان کیا تھا لیکن اس کو آسٹریلیا کی ناکامی کہنا تو بہت قبل از وقت پیشگوئی کر دینا ہے۔

جنوبی افریقہ کی ٹیم کی زیادہ تائید کرنے والوں کو یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ انگلینڈ کے خلاف اس کے بلے بازوں میں سے کوئی بھی نمایاں سکور نہیں کر سکا۔ اگرچہ اکثریت نے 20 اور 30 کے لگ بھگ سکور کر کے مجموعی ٹارگٹ 230 بنا دیا تھا لیکن یہ کوئی بڑا سکور بھی نہیں کہلا سکتا۔ انگلینڈ کی ٹیم کی کمزوری کے سامنے جنوبی افریقہ کی فتح کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا بھی درست نہیں ہے۔

آسٹریلیا کی ٹیم کے افتتاحی باؤلر میک ڈرمٹ ان فٹ ہو گئے ہیں۔ اور شین وارن کی انگلیوں میں کرنٹ ابھی تک چالو نہیں ہو سکا۔ لیکن ان باتوں کا قطعی فیصلہ آج آسٹریلیا اور بھارت کے میچ میں ہو سکے گا۔ جہاں ٹنڈولکر فارم میں ہیں دو میچوں میں قابل تعریف کارکردگی دکھا چکے ہیں انیل کمبلے کی سپن باؤلنگ بھی اپنے جوہر دکھا رہی ہے اور کپتان اظہر الدین بڑے حوصلے میں ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26- فروری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ اسلام آباد میں ہونے والے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں امریکہ سے فوجی سامان کی فراہمی میں تعطل پر غور کیا گیا۔ اور فرانس اور دیگر ممالک سے اسلحہ خریدنے کا فیصلہ کیا گیا۔ وزیر اعظم نے یہ اعلان کیا کہ مالی مشکلات فوجی ضروریات کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنیں گی۔ پاکستان خود جارحیت نہیں کرے گا لیکن کسی بھی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ اعلیٰ سطح کے اجلاس میں بھارت کی طرف سے ایٹمی دھماکے کی تیاریوں اور پرتھوی میزائل کی تنصیب کا جائزہ لیا گیا۔ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو قومی سلامتی کے مسائل پر ایک بریفنگ بھی دی گئی۔ چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی ایئر چیف مارشل فاروق فیروز خان نے سرحدوں کی صورت حال اور ملکی سلامتی کے متعلق تفصیلی بریفنگ دی۔ مسلح افواج کے سربراہوں نے اپنی ضروریات سے حکومت کو آگاہ کیا۔ کشمیر میں نئی بھارتی کارروائیوں سے علاقائی سلامتی کو بڑھتے ہوئے خطرات سے متعلق وزیر اعظم کو آگاہ کیا۔ فوجی تیاری کے مستحکم تر نظام کو بھی حتمی شکل دے دی گئی۔

○ ایک امریکی اخبار نے خبر دی ہے کہ امریکہ نے چین کے خلاف محدود پابندیوں کا فیصلہ کر لیا اس کے علاوہ پاکستان کو بھی سزا دینے پر غور ہو رہا ہے۔

○ فلسطینیوں نے خودکشی پر آمادہ بم دھماکہ کے ذریعے ایک اسرائیلی بس کو بموں سے اڑا دیا جس کے نتیجے میں 23 یہودی ہلاک اور 50 زخمی ہو گئے یہ دھماکہ مقبوضہ بیت المقدس کے پر رونق علاقے میں صبح سات بجے کے قریب ایک بس میں ہوا۔ ہلاک شدگان کے اعضاء ان کے جسموں سے الگ کر دور دور جا پڑے۔ خودکشی مشن کے ذریعے کیا جانے والا یہ دھماکہ 1978ء کے بعد سے اسرائیل میں ہونے والا بدترین بم دھماکہ تھا۔ فلسطینی انتہا پسند تنظیم حماس نے اس دھماکے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ہمارے لیڈر یحییٰ عیاش کی ہلاکت کا بدلہ ہے اسی طرح کا ایک دوسرا دھماکہ اسرائیلی فوجیوں کے ایک گروپ کے قریب کیا گیا جس سے تین فوجی ہلاک اور 25 کے قریب زخمی ہو گئے۔ اس دوسرے دھماکے کی ذمہ داری بھی حماس نے قبول کی ہے۔

○ اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر شمعون پیریز نے ان دھماکوں کے بعد فلسطینیوں سے جاری مذاکرات معطل کر دیئے ہیں اور فلسطینی تنظیم آزادی کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات کو نابلوس آنے سے منع کر دیا ہے۔ فلسطینی تنظیم آزادی کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات نے اس دھماکے کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔

○ فیڈریشن آف پاکستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری نے اپنے ایک اجلاس میں کہا ہے کہ دولت ٹیکس کی چھوٹ ختم کر کے جاگیرداروں اور وڈیروں پر زرعی ٹیکس لگایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ چیمبر کے نمائندے وزیر اعظم اور دیگر متعلقہ حکام کو اپنے موقف سے آگاہ کر چکے ہیں۔

○ ایک بھارتی اپوزیشن پارٹی تیلگو دیشم پارٹی نے بھارتی وزیر اعظم کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کر دی ہے۔ یہ تحریک بھارتی حکومت اور اپوزیشن کے ارکان کے حوالہ رشوت سکینڈل میں ملوث ہونے کی بناء پر پیش کی گئی ہے۔ حکومت کو تحریک عدم اعتماد سے بچنے کے لئے مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ حکومت میں باغی عناصر کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

○ کوٹ ادو کے بجلی گھر کا ایک یونٹ بند کر دیا گیا ہے جس کے باعث تقریباً 150 میگاواٹ کی بجلی کی پیداوار بھی ختم ہو گئی ہے۔ یہ یونٹ کسی فنی نقص کے باعث بند کیا گیا ہے۔

○ کراچی سٹاک ایکسچینج میں مندا آنے سے سرمایہ کاروں کے ساڑھے آٹھ ارب روپے ڈوب گئے۔ 762۔ اداروں میں سے صرف 317 حصص کی خرید و فروخت ہوئی۔ 96 کے بھاؤ میں اضافہ جبکہ 165 کے بھاؤ میں کمی ہوئی۔

○ جموں سیکٹر میں پاکستانی رینجرز پر بھارتی فوج کی فائرنگ کے جواب میں پاکستانی فوج نے فائرنگ کی۔ لیکن کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ بھارتی فوج نے دعویٰ کیا کہ پاکستان کی فوج نے تین ہزار راؤنڈ چلائے۔ تصادم اس وقت شروع ہوا جب بھارتی فوج نے سرحدی ضوابط کی خلاف ورزی کی۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ اپوزیشن کو قومی امور میں شامل کرنے کی کوشش جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی جمہوریت کے مقاصد سے وابستہ مضبوط اور مخلص قیادت کی ضرورت ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے گرفتار شدہ یوتھ ونگ کے لیڈر مسٹر سعد رفیق نے کہا ہے کہ حکومت مجھے دیال سنگھ کالج کے بم دھماکے میں ملوث کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بم دھماکے مسلم لیگ کا طریقہ کار نہیں ہے۔ یہ تو الذوالفقار اور پیپلزپارٹی کی ریت رہی ہے۔ عدالت میں پیشی کے موقع پر انہوں نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈی آئی جی لاہور کو یہ مشن سونپا گیا ہے کہ وہ مجھے لاہور سے باہر منتقل کر کے مجھ سے اور میرے ساتھیوں سے اقرار کرائیں۔ خواجہ سعد رفیق کی گرفتاری کے خلاف لاہور اور ملتان میں احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ مظاہرین نے کہا کہ خواجہ سعد رفیق کو کچھ ہو گیا تو نتائج کی ذمہ دار حکومت ہوگی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف امریکہ اور لندن کے دورے کے بعد کل واپس پہنچیں گے۔ وہ اپنی اتحادی جماعتوں کے رہنماؤں سے ملاقات میں الطاف حسین کے ساتھ ملاقات کی تفصیلات سے آگاہ کریں گے۔

○ مسلم لیگ نے مطالبہ کیا ہے کہ نئی ووٹر لسٹیں ججوں کی نگرانی میں تیار کرائی جائیں۔ حکمران جماعت پنجاب میں اپنی مرضی کا عملہ مقرر کر کے لسٹوں کی تیاری میں من پسند نتائج حاصل کرنے میں مصروف ہے۔ تاکہ مسلم لیگی امیدواروں کو ہرایا جا سکے۔ اساتذہ نے درست ووٹوں کا اندراج کیا مگر رجسٹریشن آفیسر اور اسسٹنٹ رجسٹریشن افسر مسلم لیگیوں کے نام خارج کر رہے ہیں۔

○ کرکٹ ڈپلومیسی کے مظاہرے کے طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپوزیشن کو قذافی سٹیڈیم میں پاکستان کا کرکٹ میچ کھیلنے کی دعوت دی ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی قیادت میں اسلام آباد میں پیپلزپارٹی کے مرکزی دفتر میں سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں ملک کی صورت حال پر غور کیا گیا۔

○ شیخوپورہ کے قریب ڈاکوؤں نے ایک نوجوان کو قتل کر دیا اس پر لوگوں نے احتجاج کیا اور لاہور شیخوپورہ روڈ ٹائر جلا کر ایک گھنٹے تک بند رکھی۔

○ کراچی میں پولیس مقابلے میں دو ڈاکو اور ایک شہری ہلاک ہو گیا ایک ڈاکو کو گرفتار کر لیا گیا۔ دو کانسٹیبل زخمی ہو گئے۔ پنجاب اور سندھ کے سنگم پر واقع علاقے میں موضع کڑک میں ڈاکوؤں نے تعاقب کرنے پر چار افراد کو ہلاک کر دیا۔ ایک ڈاکو اور ایک عورت بھی ہلاک ہو گئی۔ ساہیوال میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے ایک نوجوان ہلاک اور اس کے والدین اور بیوی زخمی ہو گئی۔ لاہور میں ڈاکوؤں نے اقبال ٹاؤن میں ایک مزدور کا گھر لوٹ لیا۔ رحمان ٹاؤن سے ایک لڑکی کو اٹھا کر لے گئے۔

○ بنگلہ دیش میں اپوزیشن کے 4 سرکردہ رہنما گرفتار کر لئے گئے۔ ملک میں دوسرے دن بھی سول نافرمانی اور ہڑتال جاری رہی۔ اپوزیشن نے تین روزہ ہڑتال کا اعلان کر رکھا ہے۔

○ تائیوان کے صدر لی تنگ ہوئی نے چین کو امن مذاکرات کی دعوت دی ہے۔ اور کہا ہے کہ ایشیا بحرالکاہل کے ماحول کو اور ساری دنیا کو اس خطہ میں نازک تعلقات پر تشویش ہے۔

○ ایڈووکیٹ جنرل نے ہائی کورٹ کو بتایا ہے کہ لاہور میں ایمپریس روڈ کی اراضی سے رکن قومی اسمبلی چوہدری اختر اور ان کے بیٹے صوبائی وزیر چوہدری خوش اختر سبحانی کا قبضہ ختم کرا دیا گیا ہے۔ متعلقہ افراد ہائی کورٹ کی ہدایت پر عدالت میں بھی پیش ہوئے۔

○ صدر صدام حسین کے دو دامادوں اور ان کے والد اور بھائی کو قتل کرنے کے عمل میں جو دو حملہ آور ہلاک ہوئے تھے ان کی میتوں کو پورے فوجی اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کیا گیا۔ صدر صدام کے بیٹوں نے ان کے ماتمی جلوس کی قیادت کی۔ اور کہا کہ یہ دونوں افراد جہاد میں مارے گئے ہیں۔ ان کو شہید اور ہیرو کا درجہ دیا گیا ہے۔

○ فرانس نے کہا ہے کہ پاکستان کو چین کی طرف سے رنگ میگنٹ کی فراہمی کی کوئی شہادت نہیں ملی۔

خواتین کی
عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
دشمن مرض لیکوریا
نہایت مجرب دوا
یونانی سیلکوریا
مطب حمید رجسٹرڈ
پنڈی بائی پاس، جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

اسلام آباد - لاہور - کراچی میں جائیداد کی
خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
وڈ ٹاپ پلازا - ایف ۶ مرکز اسلام آباد
فون دفتر: 051-291578
051-291579

کے گردونواح اور ربوہ
ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی
خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع
دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ